© rasailojaraid.com

یہ کہنہ کھنڈر یہ ویرانے آثار کسی محفل کے ہیں
ہر موجِ رواں کے قطروں میں ذرے خاکِ ساحل کے ہیں
دستورِ نظامِ ہستی سے واقف ہی نہیں لیکن انساں
یہ اس کی نظر سے مخفی ہے تخریب میں ہے تعمیر یہاں

تغیر کا قانونِ ازلی ہے اس کی نگاہوں میں خطرا
محفوظ ہے اس کی روح مگر وہ موت سے ہے گھبرا جاتا
آ میری طرف غافل انساں گمراہ نہ ہو اس منزل میں
دکھلاؤں تجھے عینِ منزل ہر ذرۂ جادۂ باطل میں

قطرے کی نازک موجوں کے دامن میں دریا پنہاں ہے
ذرہ نہ سمجھ ہر ذرے کو خورشیدِ حقیقت تاباں ہے
ہو شام کہ صبحِ نورانی سب حسنِ ازل کے جلوے ہیں
معمور نواؤں سے اس کی سازِ ہستی کے پردے ہیں

جب ایک حقیقت کے پرتو ہیں دونوں جہاں کے نظارے
تمیزِ غلط کا مجرم تو ہوتا ہے جہاں میں کیوں پیارے

جذباتِ مائل

(جناب مائل انصاری خیرآبادی)

ہلے جاتے ہیں دل اہلِ وفا کے — کیسے بیٹھے ہو مٹی میں ملا کے
ڈراتے ہو انھیں خنجر دکھا کے — ازل سے منتظر ہیں جو قضا کے
وہ سجدہ کر رہے ہیں عاشقوں کو — بہر انداز و غمزہ آزما کے
مسلماں کی نظر اللہ اکبر! — ذرا اٹھی کہ رخ بدلے ہوا کے

"بتوں کی بندگی" اور تجھ سے مائل!
گرا اللہ اللہ رے بندے خدا کے!

© rasailojaraid.com